قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعرات 12 اگست 2021ء | 03 محرم 1443 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:190

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۗ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

(النساء : 130)

ترجمہ: اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے (یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف) کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس (دوسری) کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کو تقوی اللہ کی نصیحت کر کے طلاق دینے سے منع فرمایا اور آپؐ کی اس نصیحت کے سامنے سرِتسلیم خم کرتے ہوئے زیدؓ خاموش ہوکر واپس آگئے مگر اکھڑی ہوئی طبیعتوں کا ملنا مشکل تھا۔ دراڑیں پیدا ہو چکی تھیں۔ اب بڑا مشکل تھا اور جو بات نہ بنی تھی نہ بنی اور کچھ عرصے کے بعد زیدؓ نے طلاق دے دی۔ جب زینبؓ کی عدت ختم ہوچکی تو ان کی شادی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر وحی نازل ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں خود اپنے عقد میں لے لینا چاہیے اور اس خدائی حکم میں علاوہ اس حکمت کے کہ اس سے حضرت زینبؓ کی دلداری ہو جائے گی اور مطلقہ عورت کے ساتھ شادی کرنا مسلمانوں میں عیب نہ سمجھا جائے گا۔ یہ حکمت بھی مدِّنظر تھی کہ چونکہ حضرت زیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنّٰی تھے اور آپؐ کے بیٹے کہلاتے تھے اس لیے جب آپؐ خود اس کی مطلقہ سے شادی فرمالیں گے تو اس بات کا مسلمانوں میں ایک عملی اثر ہوگا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہوتا اور نہ اس پر حقیقی بیٹوں والے احکام جاری ہوتے ہیں اور آئندہ کے لیے عرب کی جاہلانہ رسم مسلمانوں میں پورے طور پر مٹ جائے گی۔ چنانچہ اس بارہ میں قرآن شریف نے جو تاریخ اسلامی کا سب سے زیادہ صحیح ریکارڈ ہے یوں فرماتا ہے کہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۗ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (الاحزاب: 38) یعنی جب زید نے زینب سے قطع تعلق کرلیا تو ہم نے زینب کی شادی تیرے ساتھ کر دی تا کہ مومنوں کے لیے اپنے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی روک نہ رہے بعد اس کے کہ وہ منہ بولے بیٹے

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- معلوم اگرچہ ہے کہ موسم یہ کڑا ہے (منظوم)
- اے اولی الایدی! آپ کے ہاتھ اور قلم نہ رکیں
- سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ اورسورۃ آلِ عمران کا تعارف
- تعارف صحابہ کرامؓ

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قبول اسلام کے بعد 6 بیویوں کو چھوڑ دینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّتَخَيَّرَ أَرْبَعًا مِّنْهُنَّ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی نے اسلام قبول کیا، جاہلیت میں ان کی دس بیویاں تھیں، وہ سب بھی ان کے ساتھ اسلام لے آئیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان میں سے کسی چار کو منتخب کر لیں۔

(سنن الترمذی۔ کتاب النکاح بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

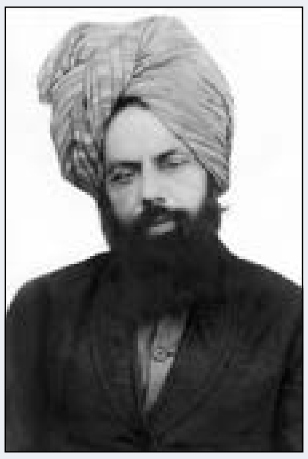

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ شادیاں کرنے کی حکمت

اگر ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے تو ہمیں کیونکر سمجھ آسکتا کہ خدا کی راہ میں جاں فشانی کے موقع پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لاکر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو جسمانی لذات سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپ کی ایسی مجردانہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ 11 لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔ ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں جو لختِ جگر ہوتے ہیں یہی منہ سے نکلتا تھا کہ اے خدا ہر ایک چیز پر میں تجھے مقدّم رکھتا ہوں مجھے اس اولاد سے کچھ تعلق نہیں کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دُنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ کی اُنگلی پر تلوار لگی اور خون جاری ہوگیا۔ تب آپ نے اپنی انگلی کو مخاطب کر کے کہا کہ اے انگلی تو کیا چیز ہے صرف ایک انگلی ہے جو خدا کی راہ میں زخمی ہوگئی۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر تو کیوں روتا ہے۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ آپ کی تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا۔ قیصر اور کسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں۔ تب آنجناب نے فرمایا کہ مجھے اِس دُنیا سے کیا کام! میری مثال اُس سوار کی ہے کہ جو شدّت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جارہا ہے اور جب دوپہر کی شدت نے اُس کو سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا اور پھر چند منٹ کے بعد اُسی گرمی میں اپنی راہ لی۔ اور آپ کی بیویاں بھی بجز حضرت عائشہ کے سب سن رسیدہ تھیں بعض کی عمر ساٹھ 60 برس تک پہنچ چکی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ **آپ کا تعدّد ازواج سے یہی اہم اور مقدم مقصود تھا کہ عورتوں میں مقاصد دین شائع کئے جائیں اور اپنی صحبت میں رکھ کر علم دین اُن کو سکھایا جائے تا وہ دوسری عورتوں کو اپنے نمونہ اور تعلیم سے ہدایت دے سکیں۔**

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 299، 300)

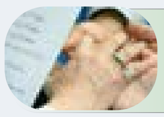

دربارِ خلافت

حقیقی نجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے ہی ملتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاوٴ۔قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ (الزمر:54) (یعنی کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔) فرمایا کہ ’’اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔سب حکموں پر کاربند رہو۔ جیسے کہ حکم ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاوٴ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فنا ہو جاوٴ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 5صفحہ 321-322۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

پس انتہائی گنہگار بھی استغفار کرنے والا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اگر حقیقت میں اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنا چاہے تو پھر خدا تعالیٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مر جاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں۔ حالانکہ چاہئے کہ مُردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے۔‘‘ جو نئی نئی رسمیں پیدا کر لی ہیں یہ صرف آپ کے حکم کی خلاف ورزی ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک لحاظ سے آپ کی ہتک ہے۔ اب جنہوں نے ہتک رسول کے قانون پاس کئے ہوئے ہیں وہ سب سے بڑھ کے ان بدعات میں ملوّث ہیں۔ یہ ہتک کس طرح کی جاتی ہے؟) آپ فرماتے ہیں کہ’’ ...... گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی نہیں سمجھا جاتا اور اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔‘‘

(ملفوظات جلد 5صفحہ 440۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

پس ان لوگوں کو جو ہمارے خلاف کفر کے فتوے دیتے ہیں اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو۔ اس اِتّباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’پس اب اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ جب تک انسان کامل مُتّبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات پا نہیں سکتا اور وہ معرفت اور بصیرت جو اس کی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹھنڈا کر دے عطا نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ ہیں جو عُلَمَآءُ اُمَّتِیۡ کے مفہوم کے اندر داخل ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 8صفحہ 96-97۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

اگر نفسانی جذبات کو ٹھنڈا کرنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی ضرورت ہے۔ آپ کے اسوہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔حقیقی معرفت اور بصیرت اللہ تعالیٰ کی حاصل کرنی ہے، اس کا محبوب بننا ہے تو آپ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔گناہ آلود زندگی سے نجات پانی ہے تو آپ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جو لوگ یہ کرتے ہیں وہ اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت کے علماء، بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

(الموضوعات الکبریٰ از ملا علیٰ قاری صفحہ 159 حدیث 614 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

(خطبہ جمعہ 20/ اکتوبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

معلوم اگرچہ ہے کہ موسم یہ کڑا ہے

معلوم اگرچہ ہے کہ موسم یہ کڑا ہے
دل پھر بھی گلابوں کے لئے ضد پہ اڑا ہے
یاد آئے ہیں پھر لوگ مجھے شہر جفا کے
اک تیر ستم یوں بھی میرے دل میں گڑا ہے
وہ جس سے عبادت کی طرح کی تھی محبت
وہ شخص زمانے کے لئے مجھ سے لڑا ہے
میت کو مری دیکھ کے بولا وہ ستم گر
اٹھ جائے گا پھر سے یہ اداکار بڑا ہے
جس موڑ پہ بدلی تھی ڈگر اس نے مبارکؔ
کہنا کہ اسی موڑ پہ دیوانہ کھڑا ہے

مبارک صدیقی۔لندن

یوں ہی اک شان سے ہوتا رہے جلسہ اپنا

دل کی راحت کا یہ سامان رہے صدیوں تک
ہم پہ مولیٰ کا یہ احسان رہے صدیوں
آسمانوں سے یوں ہی نور کے چشمے پھوٹیں
یہ سفر زیست کا آسان رہے صدیوں تک
تا قیامت رہیں ہم عشق محمد کے اسیر
ہم فقیروں کی یہی شان رہے صدیوں تک
یوں ہی رحمت کا شجر ہم پہ رہے سایہ فگن
یوں ہی ہر درد کا درمان رہے صدیوں تک
یوں ہی اک شخص لٹاتا رہے چاہت کے گلاب
یوں ہی وہ ہم پہ مہربان رہے صدیوں تک
ہم بھی ہوں اپنے سبھی قول نبھانے والے
ان کو بھی ہم پہ یوں ہی مان رہے صدیوں تک
ان کی خوشبو سے مہکتا رہے سارا عالم
جاری و ساری یہ فیضان رہے صدیوں تک
یہ گلستان سدا اس کی حفاظت میں رہے
ہاں خدا اس کا نگہبان رہے صدیوں تک
یوں ہی اک شان سے ہوتا رہے جلسہ اپنا
اس کی یہ اپنی ہی پہچان رہے صدیوں تک

عبدالصمد قریشی

اداریہ

اے اولی الایدی! آپ کے ہاتھ اور قلم نہ رکیں

ہمیں روزنامہ الفضل کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی اشاعت کرنی چاہیے

کچھ عرصہ قبل خاکسار نے اداریہ بعنوان ’’لوہے کی قلم‘‘ تحریر کیا تھا جو الفضل آن لائن میں شائع ہو چکا ہے۔

اُس میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو بنیاد بنایا تھا۔

آپؑ فرماتے ہیں:

’’میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں۔ مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 448-447)

اس اداریہ کے شائع ہونے کے بعد بہت سے قلمکار حضرات اور اردو ادب کے کھلاڑی میدان میں اُترے اور انہوں نے اپنے قلموں کو اپنی درازوں سے نکالا اور صاف کرکے تیز کیا اور روزنامہ الفضل آن لائن کے لئے استعمال کیا۔ بہت سے مضامین/آرٹیکلز اور منظوم کلام کو بغرض اشاعت بھجوایا۔ اور تاحال بھجوا رہے ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا وَّ اَیَّدَھُمْ۔ مطالعہ کے دوران مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اہم ارشاد بھی ملا۔ جس میں آپؑ نے سورۃ صٓ کی آیت 46 یعنی اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ سے یہ استنباط فرمایا ہے کہ انبیاء ہاتھ سے کام لیتے ہیں یعنی اپنی بصیرت کو اپنے قلم کے ذریعہ اپنے متبعین کے سامنے لاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ’’دلائل سے بھی کام لو‘‘ کے تحت فرماتے ہیں:

’’اگرچہ فیصلہ دُعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہیے اور قلم کو روکنا نہیں چاہیے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اِسی لئے اُولُوا الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔‘‘

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 328 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ بابرکت و پُرمعارف ملفوظات جہاں احمدیوں کی اخلاقی حالتوں کو صیقل کرتے ہیں وہاں روحانیت کے لئے مصلح کا کام دیتے ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ ان کا مطالعہ کرنے اور ان میں موجود احکامات بجالانے والوں کے علم میں بھی چمک کا کام دیتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت ہی نکتہ رس تھے۔ نئے نئے معرفت کے نکات آپؑ کے قلم سے آشکار ہوتے تھے۔

جیسے نفس کی اصلاح اور حصول تقویٰ کی مشق کرنے کو ایک عمدہ مثال کے ذریعہ نہایت احسن انداز میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصول تقویٰ کے لئے وہ اوّل مشق کریں جیسے بچّے خوش خطی سیکھتے ہیں تو اوّل اوّل ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف لکھنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کو بھی مشق کرنی چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو دیکھے گا تو خود ان پر رحم کرے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 341-340 حاشیہ ایڈیشن 1984ء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو انبیاء کی تقلید میں اُولِی الْاَیْدِیْ یعنی ہاتھوں سے کام لینے والا ہونا چاہیے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ: ’’ہمیں اپنے قلم کو روکنا نہیں چاہیے‘‘ اور ’’چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے‘‘ ہم میں سے ہر ایک کو مستعدی سے اپنے ہاتھوں میں قلم پکڑ کر اپنی بصیرت کو آواز دیتے ہوئے روزنامہ الفضل کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی اشاعت کرنی چاہیے تا کہ ہمیں ثواب، اصلاح نفس اور حصول تقویٰ کی صورت میں ملتا رہے۔

امید ہے۔ قارئین الفضل اپنی بصیرت کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنا زورِ قلم روزنامہ الفضل آن لائن کے لئے دکھلاتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر، صحت اور قلم کی طاقت کو بڑھاتا رہے۔ آمین

کَانَ اللّٰہُ مَعَکُمْ وَاَیَّدَکُمْ

(ابو سعید)

آج کی دعا

قبرستان میں جانے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ۔ أَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ لَنَا وَلَکُمْ

(سنن نسائی۔ کِتَابُ الْجَنَآئِزِ باب اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ حدیث 2042)

ترجمہ: ’’اے اس قبرستان کے مسلمان اور مومن باسیو! تم پر سلامتی ہو۔ یقیناً ہم بھی، اللہ نے چاہا تو، تم سے ملنے والے ہیں۔ تم ہم سے پہلے آ گئے ہو۔ ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے خیریت و سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔‘‘

یہ سید و مولی پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی قبرستان میں داخل ہونے کی دعا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان جاتے تو فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ۔ أَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ لَنَا وَلَکُمْ

’’اے اس قبرستان کے مسلمان اور مومن باسیو! تم پر سلامتی ہو۔ یقیناً ہم بھی، اللہ نے چاہا تو، تم سے ملنے والے ہیں۔ تم ہم سے پہلے آ گئے ہو۔ ہم تمھارے پیچھے آ رہے ہیں۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے خیریت و سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔‘‘

مرسلہ: مریم رحمٰن

عائشہ چوہدری۔ جرمنی

سورۃ الفاتحہ، البقرہ اور آلِ عمران کا تعارف

از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

موٴقر جریدہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن میں گزشتہ ایک سال سے قرآن کریم کی سورتوں کے تعارف کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ روحانی و علمی مائدہ ہمارے قارئین کے لئے مکرم ابو سلطان نے حضرت ملک غلام فرید صاحب کے ترجمہ قرآن بزبان انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے تیار کیا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قارئین میں اس حد تک مقبول ہوا کہ ہر سورۃ کا تعارف اشاعت کے فوراً بعد ''مقبول ترین'' میں اپنی جگہ بنالیتا رہا۔ جس سے احمدی احباب و خواتین کی اللہ کی کتاب قرآن کریم سے محبت اور عشق عیاں ہوتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اس سلسلہ کے اختتام پر ادارہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن میں بیان سورتوں کے تعارف کا آغاز کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔ ان کی کمپوزنگ مکرمہ عائشہ چوہدری آف جرمنی کر رہی ہیں۔ سورتوں کے ان تعارف میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سائنٹفک طور پر آیات کو موجودہ ایجادات اور دیگر امور پر اطلاق فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو بھی مبارک فرمائے اور قارئین کو استفادہ کی توفیق دے۔ آمین

(ادارہ)

سورۃ الفاتحہ

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بعض مستند روایات کے مطابق یہ مدینہ میں دوبارہ نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی سات آیات ہیں۔

یہ سورت قرآن کریم کے جملہ مضامین کا خلاصہ ہے۔ اسی لئے احادیث میں اس کا ایک نام اُمُّ الْکِتَابِ بھی ہے۔ اس کے علاوہ اَور بھی بہت سے نام مذکور ہیں مثلاً فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ، اَلصَّلٰوۃُ، اَلْحَمْدُ، اُمُّ الْقُرْاٰنِ، اَلسَّبْعُ الْمَثَانِي، اَلشِّفَآءُ، اَلْکَنْزُ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر اس سورت کی تفسیر کا علم دیا۔ چنانچہ حضورؑ نے خاص طور پر اس سورت کی تفسیر عربی زبان میں رقم فرمائی۔

سورۃ البقرہ

یہ سورت مدنی دور کے پہلے اور دوسرے سال میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی دو سو ستاسی آیات ہیں۔

اس سورت کی ابتداء ہی میں اللہ تعالیٰ، وحی و الہام اور آخرت پر ایمان جیسے بنیادی عقائد کا ذکر ہے۔ سورۃ فاتحہ میں انعام یافتہ، مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور الضَّآلِّیْنَ تین گروہوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ سورۃ البقرہ میں انعام یافتہ گروہ کا ذکر کرنے کے بعد مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ گروہ کے بد عقائد، بد اعمال اور فسق و فجور کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

یہ سورت ایک حیرت انگیز معجزہ ہے جس نے ابتدائے آفرینش کے ذکر سے لے کر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر تک مختلف انبیاء کے واقعات پیش فرمائے ہیں اور قیامت تک کے لئے اسلام کو جو خطرات در پیش ہیں، اُن کی بھی نشاندہی فرمائی ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے بعد مختلف عظیم مذاہب کے رسولوں کا ذکر موجود ہے جن میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں۔ اس سورت کو پڑھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا شریعت مکمل نازل ہوگئی ہے اور کوئی پہلو بھی اسلامی شریعت کا ایسا نظر نہیں آتا جو باقی رہ گیا ہو۔ اگرچہ بعد کی سورتوں میں کچھ اور پہلو بھی ملتے ہیں مگر اپنی ذات میں یہ سورت ہر مضمون پر حاوی نظر آتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کا چوٹی کا حصہ سورۃ البقرۃ ہے۔ اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی سب آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعجازی شان ہے کہ آپؐ کو یہ سورت عطا فرمائی گئی۔ اس میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل بھی مذکور ہیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ و السلام کی ان دعاؤں کا خصوصیت سے ذکر ہے جو بیت اللہ کی تعمیر نو کے وقت انہوں نے کیں۔

اسی سورت میں اس میثاق کا بھی ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ساتھ باندھا تھا اور جسے انہوں نے اپنی بدقسمتی سے توڑ دیا اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

اس سورت کے آخر پر ایک ایسی آیت ہے جس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی دعاؤں کا خلاصہ بھی اس میں آ گیا ہے اور گویا دعاؤں کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ عطا کر دیا گیا ہے۔

سورۃ آلِ عمران

یہ سورت مدینہ میں ہجرت کے تیسرے سال نازل ہوئی۔

بسم اللہ سمیت اس کی دو سو ایک آیات ہیں۔

اس میں سورت فاتحہ میں مذکور تیسرے گروہ الضَّآلِّیْنَ کا خصوصیت سے ذکر ہے۔ اور اس پہلو سے عیسائیت کے آغاز، حضرت مریم کی پیدائش اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعجازی پیدائش کا ذکر ملتا ہے۔ اس سورت میں حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو غیر معمولی حسن و احسان کا سلوک تھا اور جس طرح اللہ تعالیٰ غیب سے انہیں رزق عطا فرماتا تھا اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں پاک اولاد کی جو غیر معمولی خواہش پیدا ہوئی وہ حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزگی پر غور کے نتیجہ ہی میں عطا ہوئی۔

اس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کا بھی اس رنگ میں ذکر ہے کہ بائبل پڑھ کر انسان کو جو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں ان سب کا ردّ قرآن کریم نے معجزات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرما دیا ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعی وفات کا بھی ذکر موجود ہے۔

اس سورت میں یہود کے میثاق کے مقابل پر مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ کا ذکر ملتا ہے جو سب نبیوں سے لیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تمہارے بعد اللہ تعالیٰ کے ایسے رسول پیدا ہوں جو تمہاری نیک تعلیمات کی تصدیق کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں تو لازم ہے کہ تمہاری قوم اُن کی مدد کرے۔ اور یہ میثاق وہ ہے جس کا سورۃ الاحزاب میں بھی ذکر ہے اور یہ کہ خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی میثاق لیا گیا تھا۔

اس سورت میں اَور امور کے علاوہ مالی قربانی کا فلسفہ بھی بیان ہوا ہے کہ جب تک تم خدا کی راہ میں وہ خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہو اور جو بہترین دکھائی دے اُس وقت تک تمہاری قربانی قبول نہیں ہوسکتی۔

اس سورت میں بدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اعجازی فتح کا بھی ذکر ہے جس کے بعد اسلام کی عظیم الشان فتوحات کا دور شروع ہوتا ہے اور اُحد کا بھی ذکر ہے کہ کس طرح حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی یاد تازہ کرتے ہوئے صحابہ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑا۔

(باقی آئندہ جمعرات کو ان شاء اللہ)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

اپنی بیویوں سے قطع تعلق کرلیں اور خدا کا یہ حکم اسی طرح پورا ہونا تھا۔ الغرض اس خدائی وحی کے نازل ہونے کے بعد جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی خواہش اور خیال کا قطعاً کوئی دخل نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ کے ساتھ شادی کا فیصلہ فرمایا اور پھر حضرت زیدؓ کے ہاتھ ہی حضرت زینبؓ کو شادی کا پیغام بھجوایا اور حضرت زینبؓ کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر ان کے بھائی ابو احمد بن جحش نے ان کی طرف سے ولی ہو کر چار سو درہم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا اور اس طرح وہ قدیم رسم، جو عرب کی سرزمین میں راسخ ہو چکی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نمونے کے نتیجے میں اسلام میں جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دی گئی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2019ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

غلام مصباح بلوچ۔ کینیڈا

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت مولوی فخر الدین رضی اللہ عنہ۔ گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا

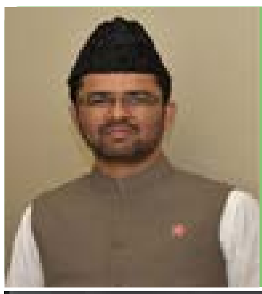

حضرت مولوی فخر الدین رضی اللہ عنہ ولد حضرت میاں قطب الدین صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد حضرت میاں قطب الدینؓ (وفات: 29؍جنوری 1934ء) ایک علمی شخصیت تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے، ان کی اولاد میں آپ سب سے بڑے پھر حضرت میاں عبدالخالق صاحب اور حضرت میاں سلطان احمد صاحب (وفات: 1948ء) تھے۔ حضرت بابو فخر الدین صاحبؓ 1881ء میں پیدا ہوئے، حصول تعلیم کے بعد ملازمت کے سلسلے میں مشرقی افریقہ گئے جہاں سوا سال کام کرنے کے بعد واپس آگئے اور فوج میں ملازمت اختیار کی۔ اپنی قبول احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ بیان کرتے ہیں:

"1898ء میں میری عمر اندازاً 17 سال کی ہو گی میرے والد بزرگوار مولوی قطب الدین صاحب ہمیشہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا ذکر گھر میں کرتے رہتے تھے، ان کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جو ہمارے ہم وطن تھے اور والد صاحب مرحوم کے ان کے بڑے بھائی مولوی غلام احمد صاحب کے ساتھ پرانے تعلقات شاگردی کے تھے اس لئے حضرت نورالدین کے ساتھ بھی نہایت محبت اور اخلاص رہا اس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پتہ لگا والد صاحب بہت خوش ہوئے کہ امام مہدی ظاہر ہو گئے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اور بغیر کسی قسم کے اغراض کے میں نے حضور کی غلامی 1896ء میں اختیار کر لی۔ بیعت کا ان دنوں علم نہ تھا کہ بذریعہ ڈاک بھی ہوسکتی ہے اس لئے 1898ء میں قادیان پہنچ کر بیعت کر لی اور طبیعت بحمد للہ بہت خوش ہوئی۔ قادیان میں مَیں چند روز ٹھہرا اور پھر واپس وطن کو چلا گیا اس کے بعد ہمیشہ قادیان میں آتا اور مہینہ مہینہ ٹھہرتا لیکن 1899ء کے اخیر افریقہ کا سفر اختیار کیا اور سوا سال کے بعد آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات بعض یاد تو ہیں لیکن یہاں گنجائش نہیں، ایک خاص واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ 1908ء کے ابتداء میں جب حضور لاہور تشریف لے گئے خاکسار چھاؤنی لاہور میں ملازم تھا۔ انہی دنوں ...... فیلڈ فورس لگ گئی اور چونکہ میری ملازمت فوجی تھی اس لئے مجھے بھی سرحد پر جانے کا حکم ہوا جب سٹیشن پر آیا تو مغرب کے وقت علم ہوا کہ حضور لاہور تشریف لائے ہیں ہماری سپیشل ٹرین نے دوسرے روز 11 بجے روانہ ہونا تھا۔ میں لاہور پہنچا تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کر لوں اور دعا کرا کر روانہ ہوں، جب میں خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر پہنچا تو حضور کو حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے ذریعے (جو آجکل ہمارے امام ہیں اور خلیفۃ المسیح الثانی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دیر تک زندہ رکھے۔ آمین) اطلاع بھجوائی کہ اس طرح خاکسار جنگ پر سرحد کو جانے والا ہے حضور فوراً باہر تشریف لائے، میں نے مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ حضور علاقہ سرحد میں گورنمنٹ کی پٹھانوں کے ساتھ جنگ ہو رہی ہے حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جنگ کی تکالیف سے بچائے۔ حضور نے فرمایا بہت اچھا میں آپ کے لئے دعا کروں گا لیکن جنگ کے حالات وہاں پہنچ کر ضرور مجھے لکھنا میں نے کہا بہت اچھا حضور لکھوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے دعا کروں گا لیکن خط مجھے ہر روز لکھتے رہنا میں آپ کے لئے دعا کروں گا اور مجھے روزانہ حالات

حضرت مولوی فخر الدین رضی اللہ عنہ

سے اطلاع دیتے رہیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ کیا جنگ کے حالات لکھنے کی اجازت ہے میں نے کہا مجھے علم نہیں کہ اجازت ہو یا نہ۔ حضور نے فرمایا کہ اجازت نہ ہو تو خیر لیکن اجازت ہو تو ضرور حالات لکھنا میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ حضور نے تین دفعہ فرمایا کہ میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ چنانچہ حضور نے دعا فرمائی اور مجھے آفیسر کمانڈنگ نے حکم دیا کہ تم اس جگہ رہو ہیڈ کلرک کی ڈیپو میں ضرورت ہوتی ہے اس لئے میں دوسرے کلرک کو لے جاؤں گا تم یہیں رہو۔ حضور کی دعا کا نتیجہ تھا کہ جنگ کے بھیانک اور خوفناک نظارے کو دیکھنے سے بندہ بچ گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

2۔ جب میں حضور کی اجازت سے 1899ء میں مشرقی افریقہ گیا وہاں نیروبی میں ہمارے معزز بھائی محمد افضل خاں مرحوم نے تجارت کی خاطر مجھے بلایا تھا جب میں یہاں سے روانہ ہونے لگا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا وہاں جا کر ڈاکٹر رحمت علی صاحب سے ملنا ان کے ذریعہ آپ کے روزگار کی صورت بن جائے گی۔ میں نے ڈاکٹر رحمت علی صاحب کو دیکھا ہوا نہیں تھا لیکن افریقہ جب پہنچا تو محمد افضل خاں مرحوم کی تجارت کچھ کمزور ہوگئی اس لئے مجھے ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ چنانچہ ان کے ذریعہ مجھے نہایت ہی معقول ملازمت مل گئی اور اس طرح میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کو پورا ہوتے دیکھا۔

3۔ ایک دفعہ 1899ء میں جب میں قادیان آیا تو میں نے دیکھا کہ مسجد مبارک کے کمرے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹہل رہے ہیں اور کچھ ...... کام کر رہے ہیں ان سے حضور باتیں کر رہے ہیں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تو مجھے بہت خوشی ہوئی وہ بات جو اس وقت میں نے سنی یہی تھی کہ حضور اس ملاح کو فرما رہے تھے کہ ہمارا دل چاہتا ہے جہاں آجکل ہندوؤں کا مرگھٹ (مڑھیاں) ہیں وہاں مذبح بنایا جائے۔ حضور کی یہ خواہش اللہ تعالیٰ نے خلیفہ ثانی کے زمانہ میں پوری فرمائی کہ مڑھیوں کے قریب ہی مذبح بن گیا اور آج تک وہاں بنا ہوا ہے۔

والسلام

فخر الدین سیکرٹری امانت تحریک جدید

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 8 صفحہ 233)

آپ مارچ 1932ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوکر قادیان آگئے اور جماعتی دفاتر میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ پہلے آپ آنریری طور پر اسسٹنٹ ناظر دعوۃ وتبلیغ کے طور پر کام کرتے رہے پھر آپ تین سال تک پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال کے طور پر کام کرتے رہے، 1934ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا اجرا فرمایا تو آپ کو سیکرٹری امانت مقرر فرمایا، اسی دوران جب 1936ء میں حضورؓ کے مختار عام حضرت شیخ نور احمد صاحب کا انتقال ہوا تو حضور نے ان کی جگہ آپ کو اپنا مختار عام بھی بنا دیا اور آپ نہایت خوش اسلوبی سے اپنی وفات تک یہ کام سرانجام دیتے رہے۔ (الفضل 26؍جنوری 1961ء صفحہ 3) وسط 1932ء میں نظارت بیت المال میں آئے اور جماعتوں کے کامیاب دوروں کا بھی موقع پایا، اس حوالے سے آپ کی ایک رپورٹ اخبار الفضل 28؍جولائی 1932ء صفحہ 9 پر درج ہے جس میں آپ نے اپنے ایک ماہ کے دورے کا تذکرہ کیا ہے۔

آپ کے بھائی حضرت میاں سلطان احمد صاحب کا مختصر ذکر رجسٹر روایات صحابہ میں موجود ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

"مجھے بڑے بھائی مولوی فخر الدین صاحب کی معرفت 1904ء میں قادیان آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی اس وقت میری عمر اندازاً 20 سال تھی اور بیعت کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خاص واقعہ یاد نہیں میں وقتاً فوقتاً آتا رہا اور حضور کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا۔ کیا ہی مبارک ایام تھے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوری اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 8 صفحہ 237)

حضرت میاں سلطان احمد صاحب نے 1948ء میں وفات پائی اور اپنے گاؤں گھوگھیاٹ میں ہی اپنے والد صاحب کے قریب دفن ہوئے، ان کے متعلق صوبیدار ریٹائرڈ نذر حسین صاحب کا ایک مضمون اخبار الفضل ربوہ 28؍مئی 1994ء صفحہ 6 پر شائع شدہ ہے۔

آپ نے 1940ء میں وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

"نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مولوی فخر الدین صاحب پنشنر مہاجر جن پر فالج کا نہایت سخت حملہ ہوا تھا، پونے دس بجے شب وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے...... آپ نے 59 سال کی عمر میں وفات پائی۔"

(الفضل 12؍نومبر 1940ء صفحہ 2)

آپ کی اہلیہ حضرت صاحب بیوی صاحبہ موضع گڑھی کالا ڈاک خانہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا کی رہنے والی تھیں۔ 1888ء میں پیدا ہوئیں، 1905ء میں شادی کے تین سال بعد اپنے خاوند کے ساتھ قادیان حاضر ہوئیں اور بیعت کا شرف پایا۔ نہایت مخلص اور نیک خاتون تھیں، مورخہ 27؍جولائی 1959ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر، مولوی محمد یعقوب طاہر صاحب انچارج شعبہ زود نویسی، محمد ابراہیم ناصر صاحب مبلغ ہنگری، محمد یوسف صاحب، بابو محمد اسماعیل فوق صاحب واہ کینٹ، رضیہ بیگم اور ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نواب خان صاحب لاہور

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 12

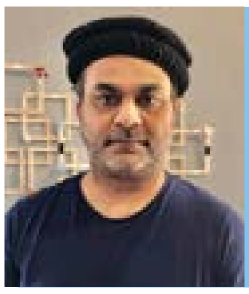

گزشتہ دو اسباق سے ہم نے زمانے یا وقت کا اردو زبان پر اثرات کا جائزہ لینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ہم اردو زبان میں حال کے زمانے کے لحاظ سے فقرات کی مختلف اقسام دیکھ رہے ہیں۔ اس لیے ہم نے پہلے وہ زمانہ دیکھا تھا جب ہم اردو میں ان باتوں یا کاموں کا ذکر کرتے ہیں جو ہماری یعنی انسانوں کی عادتوں کی بات کرتی ہیں۔ جیسے احمدی دعا پر یقین رکھتے ہیں۔ بچے شرارتیں کرتے ہیں وغیرہ اور اسی طرح اُس زمانے میں اشیاء کی یا جانوروں اور پرندوں کی ان خصوصیات پر بات کرتے ہیں جو مستقل ہوتی ہیں یعنی وہ بدلتی نہیں یا بہت کم بدلتی ہیں۔ جیسے پانی ہمیشہ نیچے کی طرف بہتا ہے۔ آگ جلاتی ہے۔ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ مختصراً بتاتا چلوں کہ ان فقرات کو بناتے وقت کسی بھی فعل یعنی ورب کے آخر سے ن یا اہٹا کر تا، تی، تے وغیرہ لگا دیتے ہیں اور ایک چیز یا انسان کے لیے، 'ہے' کا امدادی فعل لگتا ہے جبکہ اگر کام کرنے والے ایک سے زائد ہوں تو وہ جمع ہوتے ہیں اور ان کے لیے 'ہیں' کا امدادی فعل لگتا ہے جبکہ میں یعنی اپنے آپ کے لیے 'ہوں' کا امدادی فعل لگاتے ہیں۔

مثلاً

زید ملازمت کرتا ہے

علی اور احمد سکول جاتے ہیں

میں کھیت میں ہل چلاتا ہوں

اس سلسلے کے دوسرے سبق میں ایسے کاموں کا پر توجہ دی گئی ہے جو جاری یا پروگریسو ہوں۔ ہم نے بات کی تھی کہ فعل حال جاری میں ایسے کام بیان کیے جاتے ہیں جو

(ا) آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہوں۔

کسان ہل چلا رہا ہے، بچہ بلک بلک کر رو رہا ہے (ان دونوں فقرات میں ان کاموں کا ذکر ہے جو اسی وقت ہو رہے ہیں جب کہ ان کا ذکر کیا جا رہا ہے)

(ب) ایسے کام جو کچھ عرصے سے ہو رہے ہوں اور مزید جاری رہنا ہو مگر ضروری نہیں کہ آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہوں۔

وہ ان دنوں تفسیر قرآن پڑھ رہا ہے

بچے آج کل سمر سکول میں پڑھ رہے ہیں (ان دونوں مثالوں میں ایک شیڈول کے تحت جاری رہنے والے کاموں کا ذکر ہے)

(ج) وہ کام جو ہونے تو آئیندہ دنوں، مہینوں یا برسوں میں ہوں مگر ان کا ہونا کنفرم ہو یعنی وہ یقینی ہوں۔

ہم اگلے سال قادیان جا رہے ہیں

جلسہ سالانہ اس بار شہر سے باہر منعقد ہو رہا ہے (یہ فقرات مستقبل کے ہیں مگر کیونکہ پروگرام کنفرم ہے یعنی ایک حد تک یقینی ہے اس لیے یہاں اس طرح بیان ہوئے ہیں)

مزید اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں منفی فقرات کیسے بنتے ہیں۔

مثلاً 'علی خط لکھ رہا ہے' ایک مثبت فقرہ ہے یعنی یہ ایک سٹیٹ مینٹ ہے اس میں نہ سوال ہے نہ انکار ہے۔ تو اس کا منفی فقرہ ہوگا کہ

'علی خط نہیں لکھ رہا ہے'

تو آپ نے دیکھا کہ صرف نہیں کا اضافہ کرنے سے فقرہ منفی ہوگیا ہے یعنی ایک کام کا بتایا جا رہا ہے جو نہیں ہو رہا۔ کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔

علی (واحد، مذکر) خط (اسم، ناؤن) نہیں لکھ رہا ہے۔

علی، احمد اور اکبر (مذکر، جمع) خط نہیں لکھ رہے ہیں

آپ نے دیکھا کہ کام کرنے والے تین مرد ہیں تو امدادی فعل 'رہا ہے' سے بدل کر رہے ہیں ہوگیا

مریم خط نہیں لکھ رہی ہے

مریم اور خدیجہ خط نہیں لکھ رہی ہیں

یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جب کام کرنے والیاں دو مؤنث ہیں تو امدادی فعل 'ہے' بدل کر 'ہیں' ہوگیا

سوالیہ فقرات

اسی زمانہ میں سوال بنانے کے لیے یا سوال پوچھنے کے لیے 'کیا' کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے

کیا علی خط لکھ رہا ہے؟

کیا وہ خط لکھ رہے ہیں؟

کیا وہ (عورتیں) خط لکھ رہی ہیں؟

پھر ایسے فقرے بھی ہوتے ہیں جن میں سوالیہ اور منفی دونوں باتیں ہوتی ہیں۔

کیا علی خط نہیں لکھ رہا ہے؟

کیا میں خط نہیں لکھ رہا ہوں؟

کیا ہم (جمع، مذکر) خط نہیں لکھ رہے ہیں؟

کیا ہم (عورتیں، مؤنث) خط نہیں لکھ رہی ہیں؟

اگر فقرے میں کیوں، کون وغیرہ جیسے الفاظ ہوں تو فقرہ کچھ یوں ہوگا

علی خط کیوں نہیں لکھ رہا ہے؟

کون خط نہیں لکھ رہا ہے؟ یہ فقرہ جنس کے لحاظ سے مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوگا۔ اردو زبان میں جب دونوں جنسوں کو ایک ہی فقرہ میں مخاطب کیا جائے یعنی عورت، مرد دونوں کی بات اکھٹی کی جائے تو فاعل یعنی کام کرنے والا مذکر ہوگا۔ جیسے

جو نماز نہیں پڑھ رہا اسے نماز کی طرف توجہ دینی چاہیے تو یہاں مرد اور عورت دونوں مخاطب ہیں۔

ہر انسان جانتا ہے کہ وہ وقت ضائع کر رہا ہے یا نہیں (یہاں بھی مرد اور عورت دونوں مراد لیے جاسکتے ہیں)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔ اور مومن بڑا بلند ہمت ہوتا ہے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لیے طیار رہنا چاہیے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ مومن دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہوّر ہوتا ہے۔ مومن میں شتابکاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرتِ دین کے لیے طیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔

ملفوظات جلد 4 صفحہ 110

مندرجہ بالا اقتباس کے آسان اردو میں معنے:

ہمت ہارنا: مایوس ہونا، سست پڑنا، بیزار ہونا

اخلاقِ فاضلہ: یعنی انسان کی بہترین خوبیاں

مومن: ایمان لانے والا

دین: اسلام

نصرت: مدد، سپورٹ

تائید: پروموشن

طیار: قدیم اردو میں تیار کو ط سے بھی لکھا جاتا تھا

منافق کا نشان ہے: یعنی منافق بزدل ہوتا ہے

موقع شناسی: عقل مندی، حکمت عملی، حالات و واقعات کی سمجھ

تہوّر: حد سے بڑھا ہوا غصہ یا جذبہ

شتابکاری: جلد بازی

ہوشیاری: سمجھ داری سے

تحمل: ٹھہراؤ

رپورٹ: حسن جنگانی۔ ریجنل مبلغ بوبو جلاسو

قیام امن کے لئے دعائیہ تقریب میں شرکت

برکینا فاسو کے اقتصادی دارالحکومت بوبو جلاسو میں 29 مئی 2021ء کو قیام امن کے لئے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے جماعت احمدیہ بوبو جلاسو کو بھی دعوت نامہ موصول ہوا۔

پروگرام کا انعقاد یہاں ایک مقامی ایسوسی ایشن ہے کی طرف سے کیا گیا تھا جس کا نام WALDE FULBE ہے۔ تنظیم نے اس پروگرام کا نام یوم دعا رکھا تھا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرنے اور شامل ہونے کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی گئی۔

جماعت احمدیہ کے سترہ افراد پر مشتمل ایک بھرپور وفد نے تقریب میں شرکت کی۔ تقریب میں شامل دیگر مہمانوں اور ایسوسی ایشن کے منتظمین سے ملاقاتیں ہوئیں اور ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدام الاحمدیہ نے تین سو (300) سے زائد پمفلٹس تقسیم کیے ہیں۔ اس تقریب میں پانچ سو کے قریب مہمان شامل تھے جن کی اکثریت کو جماعت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے

برکینا فاسو میں جلد از جلد ہر لحاظ سے امن قائم فرمائے اور جماعت احمدیہ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

رپورٹ: حسن جنگانی۔ ریجنل مبلغ بوبو جلاسو

برکینا فاسو، ریجن بوبو جلاسو میں کتب کی نمائش

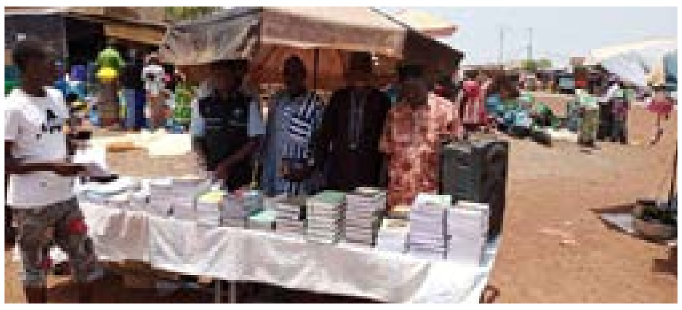

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پہلی شاخ تالیف وتصنیف کے سلسلہ کو قرار دیا ہے۔ جبکہ دوسری شاخ اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔ جوبحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے۔
(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ 12 تا 13)

آج بفضلہ تعالیٰ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ لا تعداد کتب اور اشتہارات شائع کر رہی ہے۔ ان کتب اور اشتہارات کی تقسیم بھی ساتھ ساتھ جاری ہے جو روزانہ سعید روحوں کو راہ حق دکھلاتی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرتی جاتی ہے۔

برکینا فاسو کے مختلف ریجن میں دوران سال پمفلٹس کی تقسیم اور کتب کی ایسی نمائشوں کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔ اسی سلسلہ میں 27 / جون 2021ء کو بوبو جولاسو شہر کی مجلس انصار اللہ نے ایک قریبی شہر BAMA (باما) میں جماعتی کتب کی نمائش کا پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کیا۔ یہ نمائش برلب سڑک ہفتہ وار مارکیٹ میں لگائی گئی۔ اس مارکیٹ میں ارد گرد کے دیہات کے لوگ خرید و فروخت کے لئے آتے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کے آٹھ ممبران نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے محنت کی۔ یہ ممبران اسٹال پر کھڑے رہے اور نمائش وزٹ کرنے کے لئے آنے والے لوگوں میں پمفلٹس تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کا تعارف کرواتے رہے۔

دوران نمائش ایک معزز شخص جو مذہباً عیسائی ہیں تشریف لائے۔ انہوں نے جب مختلف موضوعات پر جماعتی کتب دیکھیں تو ان سے بہت متاثر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and Pathway to peace کے مندرجات دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ فوری طور پر اس کتاب کی قیمت پوچھی۔ اسٹال پر اس کتاب کی قیمت 1500 تھی مگر انہوں نے دس ہزار فرانک سیفا ادا کئے اور کہا کہ جو عظیم الشان کام آپ کر رہے ہیں میری طرف سے اس کام کے لئے تھوڑا سا حصہ ڈال لیں اور یہ زائد رقم رکھ لیں۔ انہوں نے کہا مجھے علم ہے کہ جماعت احمدیہ غیر معمولی خدمات دنیا بھر میں سرانجام دے رہی ہے۔

اس نمائش کو چار صد کے قریب مسلمان اور غیر مسلموں نے وزٹ کیا۔ علاقے بھر میں جماعت کا تعارف ہوا۔ اس موقع پر 800 پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ اس نمائش کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم سید شمشاد احمد ناصر، مبلغ سلسلہ امریکہ لکھتے ہیں کہ ہماری بچی عزیزہ شاہدہ سلطانہ (جو کہ میری بیگم کی چھوٹی بہن تھیں) گزشتہ ہفتہ 31 جولائی 2021ء شام کو اپنے اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزہ شاہدہ کی وفات کا سب کو بہت صدمہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کی قضاء پر سب راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

عزیزہ بچپن ہی سے نیک، صالحہ اور دینی امور میں بہت پابند اور فکر سے عمل کرنے والی تھیں۔ پیدائش 8 دسمبر 1972ء کو ہوئی اور وفات 31 جولائی 2021ء۔ اس مختصر سی زندگی میں اپنے سارے مفوضہ امور بہت تندہی کے ساتھ بجالاتی رہیں۔ شادی کے بعد خاوند اور سسرال والوں کا بہت خیال رکھا۔ بچوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ احمدی بچوں کو بھی اور غیر احمدی بچوں کو بھی اور قرآن مجید پڑھانے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں تھا جب بھی کوئی بچہ قرآن شریف پڑھنے آتا توفوری اسی وقت پڑھانا شروع کر دیتیں۔ عزیزہ شاہدہ اور اُن کے میاں چوہدری محمد اکرم شفیق صاحب اور بچے 2015ء میں امریکہ ملواکی میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔ گزشتہ 6 ماہ سے گال بلیڈر کے کینسر میں مبتلا تھیں۔ آپ کی بیٹی عزیزہ ملیحہ نے بتایا کہ بیماری میں امی نے نہ ہی حوصلہ ہارا اور نہ ہی بے صبری دکھائی۔ بہت ہی صبر اور ہمت کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کیا اور ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی رہیں اور بچوں کو بھی دعا کی طرف اور تعلق باللہ کی طرف توجہ دلاتی رہیں۔

مرحومہ نے 1995ء میں وصیت کی تھی۔ پسماندگان میں 2 بیٹے عزیزم بلال احمد اور عزیزم عمر احمد اور ایک بیٹی عزیزہ ملیحہ اور خاوند مکرم چوہدری محمد اکرم شفیق صاحب ہیں۔ عزیزہ شاہدہ کے ایک بھائی مکرم فضل الرحمان ناصر صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھاتے ہیں اور آپ کے ایک بہنوئی مکرم حافظ انور احمد صاحب ربوہ میں مربی ہیں اور آپ کی سب سے بڑی بہن مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ خاکسار کے گھر ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تاریخ جلسہ ہائے سالانہ نمبر

قارئین سے مضامین بھجوانے کی درخواست

قسط دوم

جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء کے موقع روزنامہ الفضل آن لائن لندن کو مختلف ممالک کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پر سالانہ نمبر نکالنے کی توفیق ملی جو 4 اگست 2021ء کو الفضل آن لائن کی زینت بنا اور قارئین میں بہت مقبول ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

ادارہ کو اسکی مقبولیت کی وجہ سے احساس ہوا کہ باقی اور ممالک کی تاریخ جلسہ سالانہ اکٹھی کی جائے جس کا اظہار بعض قارئین نے بھی کیا ہے۔ لہٰذا قارئین سے درخواست ہے کہ باقی ماندہ ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ پر نوٹس لکھ کر بھجوائیں اور ادارہ نے اس سلسلہ میں جن دوستوں کو مضامین لکھنے کی درخواست کی ہے وہ اپنی اولین فرصت میں مضامین قلمبند کر کے 5 ستمبر تک بھجوائیں۔

کان اللّٰہ معکم حیث ماکنتم۔

(ابوسعید۔ایڈیٹر)

کونوا مع الصادقین

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

’’ہزاروں خطوط میرے پاس آتے ہیں جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے میں اسے دیکھتا ہوں لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔ باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ یہی بدظنی، منصوبہ بازی، تکبر، دوسرے کی تحقیر، غیبت اور اس قسم کی بدذاتیاں اور شرارتیں، شرک، ماموروں کا انکار وغیرہ۔ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور معالج کی تلاش انہیں نہیں ہوتی۔ میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے۔‘‘

(خطبات نور جلد 1 خطبہ نمبر 20 صفحہ 231)

ایڈیٹر کے نام خطوط

- مکرم محمد اشرف کاہلوں تحریر کرتے ہیں:

موقر روزنامہ الفضل آن لائن علمی و ادبی اور روحانی مائدہ کے لحاظ سے رفعتوں کی منازل طے کر رہا ہے۔ ادارہ اور اہل قلم کی کاوشیں قابل قدر و منزلت ہیں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء۔ کسی بھی علمی موضوع پر صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے کے تحت دعوت تحریر قارئین کرام میں دلچسپی کو فروزاں کر دے گا۔ اسے بھی پالیسی کا حصہ بنانا چاہیے۔ اللّٰہ تعالیٰ ادارہ کی مساعی کو برگ و بار بناتا چلا جائے۔ آمین۔

(ادارہ نے مضامین لکھنے کی دعوت عام دے رکھی ہے اور قارئین کثیر تعداد میں مضامین بھجوا بھی رہے ہیں۔ فجزاہم اللّٰہ خیرا)

- مکرم طاہر سعید لکھتے ہیں:

ماشاء اللّٰہ ایک مدت بعد الفضل پڑھنے کا موقعہ ملا۔ ماشاء اللّٰہ پہلے سے کہیں زیادہ دیدہ زیب اور معلوماتی ہے۔ پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا منظوم کلام پڑھا بلکہ علم ہی پہلی دفعہ ہوا کہ حضورؒ بھی منظوم کلام ارشاد فرماتے تھے۔

حاصل مطالعہ کا کالم تو بہت ہی زبردست ہے۔ ماشاء اللّٰہ مختلف عناوین پر نفسِ مضمون میں مکمل لیکن چند فقرات میں مختصر اور مکمل۔

طلوع آفتاب میں مراکز اسلام کے نام دیکھ کر دل خدا کی حمد اور آپ کے لئے دعاؤں سے لبریز ہوگیا۔ بظاہر یہ چھوٹی سی بات ہے لیکن ہم دور رہنے والوں کے لیے سرور ہی اور ہے۔ کتاب تعلیم کی تیاری بھی زبردست عناوین پر مبنی ہے۔ آپ کا نام پڑھ کر تو اور ہی مزہ آیا۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی ٹیم کو اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَامِنْ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔

(ابو داؤد)

کہ خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اعلیٰ اخلاق کے علمبردار تھے آپ نے سخت سے سخت گیر لوگوں کے دل بھی اعلیٰ اخلاق سے جیتے۔ مگر آج بدقسمتی سے ان اخلاق کا فقدان اسلامی معاشرہ میں ہی زیادہ نظر آتا ہے۔

مرسلہ: بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون کینیڈا

12 اگست 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	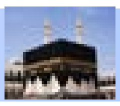	04:37	18:53
مدینہ منورہ	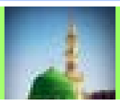	04:31	18:58
قادیان	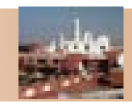	04:22	19:15
ربوہ	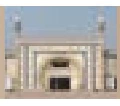	04:02	18:55
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:15	20:30